مدیر کے نام

متین فکری ، اسلام آباد

چراغ حسن حسرت کی ایک کتاب سرکارِ مدینہ اور آپؐ کے خلفاے راشدین پر ڈاکٹر رفیع الدین ہاشمی نے اپنے تبصرے (اکتوبر۲۰۱۴ء) میں اس بات پر اعتراض کیا ہے کہ ناشر نے مصنف کے نام کے ساتھ مولانا کا سابقہ لگا دیا ہے حالانکہ کلین شیوڈ حسرت مولانا تھے نہ اپنی تصانیف پر یہ لفظ لکھتے تھے، نہ خود کو مولانا سمجھتے تھے۔ ہاشمی صاحب نے لفظ 'مولانا' پر اپنے ریمارکس دے کر بڑی دل چسپ بحث چھیڑ دی ہے۔ شاید انھیں نہیں معلوم کہ کم و بیش صدی پون صدی پہلے یہ لفظ اہلِ علم و تحقیق کی تکریم کے لیے لکھا اور بولا جاتا تھا۔ اس کے لیے باریش ہونا شرط نہیں تھا۔ محترم غلام رسول مہر بہت بڑے عالم اور محقق تھے... کلین شیوڈ تھے لیکن مولانا کہلاتے تھے۔ اقلیم ادب کی ایک اور اہم شخصیت صلاح الدین احمد یاد آ رہے ہیں۔ انگریزی لباس پہنتے اور سر پر سولا ہیٹ لگاتے تھے۔ اب یہ بتانا ضروری نہیں کہ وہ کلین شیوڈ تھے لیکن مولانا کہلاتے تھے۔ 'ادبی دنیا' کی پیشانی پر ان کے نام کے ساتھ مولانا لکھا جاتا تھا۔ اخباری دنیا کی اہم شخصیت عبدالمجید سالک معروف معنوں میں مولانا نہ تھے لیکن صحافت میں اپنے مقام و مرتبے کے سبب وہ بھی مولانا کہلاتے تھے اگرچہ باریش نہ تھے، بھنویں تک منڈواتے تھے لیکن اپنے تبحرعلمی کی وجہ سے مولانا مشہور تھے۔ اب ان کے نام کے ساتھ مولانا نہ لکھا جائے تو ان کی شخصیت احاطۂ ادراک میں نہیں آ سکتی۔

چراغ حسن حسرت اپنی علمیت کے باوجود جس ذوق کے اسیر تھے اسے دیکھتے ہوئے ایک خالص مذہبی کتاب کا ان کے قلم سے نکلنا انتہائی حیرت کی بات ہے۔ ان کا علمی ذوق خالصتاً ادبی تھا۔ اس میں مذہب کی چاشنی سرے سے تھی نہیں۔ مجھے شبہہ ہے کہ مذکورہ کتاب کسی اور کا شاہکار ہے جسے مولانا چراغ حسرت کے نام منڈھ دیا گیا ہے۔

محمد افضل خان منصوری ، بحرین، سوات

موجودہ دور میں مسلمانوں کی پستی اور ناکامی کا سبب کیا ہے؟ 'فرض آپ کو پکار رہا ہے!' (اکتوبر۲۰۱۴ء) نے اس سوال کا بہترین حل اور مثبت جواب پیش کیا ہے۔ جتنا اسلام کو نقصان دشمنانِ دین نے پہنچایا ہے یا پہنچا رہے ہیں اس سے کئی گنا زیادہ نقصان اسلام اور نظام خلافت کو ان لوگوں نے پہنچایا ہے جو اسلام کا ناقص تصور دنیا کے سامنے پیش کر رہے ہیں اور مسلمانوں کو مسجدوں، مدرسوں اور عبادت گاہوں تک محدود کر کے رہبانیت کا درس دیتے ہیں۔ اسلام کے اس ناقص تصور کی وجہ سے آج دنیا کی امامت اور اقتدار اسلام کے دشمنوں اور خدا کے باغیوں کے ہاتھ میں ہے۔